پاکستانی معیشت اور بجٹ ۲۰-۲۰۱۹ء

اہم پیچیدہ مسائل اور چند تجاویز

پالیسی بریف

پالیسی کا یہ اختصاریہ آئی پی ایس کی ٹیم نے تیار کیا ہے جس کی سربراہی جناب فصیح الدین سابق چیف اکانومسٹ پلاننگ کمیشن حکومت پاکستان جو انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد کے ایک سینئر رکن ہیں اور پاکستان کا اقتصادی سفر اور پاکستان آئی ایم ایف کے سائے میں نامی کتابوں کے مصنف ہیں ان کے علاوہ جناب عاصم احسان ریسرچ آفیسر آئی پی ایس، اکانومی ڈیسک جناب امان اللہ خان سابق صدر راولپنڈی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور اسلام آباد اسٹاک ایکسچینج کے تعاون سے تیار کیا گیا ہے۔

پاکستان تحریک انصاف کی مخلوط حکومت جون کے وسط میں اپنا پہلا مکمل بجٹ برائے سال 20-2019 پیش کرنے جا رہی ہے۔ جون میں اختتام پذیر مالیاتی سال کا بجٹ سابقہ حکومت نے تیار کیا تھا جس میں بعد ازاں موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالنے کے بعد وقتاً فوقتاً چھوٹی موٹی تبدیلیاں کیں۔ چونکہ آنے والے بجٹ کو پاکستان تحریک انصاف کے مقاصد، انصاف اور مساوات پر مبنی معاشرے کی تعمیر شامل ہیں جسے میثاق مدینہ اور قائداعظم کے افکار سے منسلک کر دیا گیا ہے، کی روشنی میں اہم قدم تصور ہو گا۔ آئندہ بجٹ کو رواں مالیاتی سال میں حکومت کی کارکردگی، پیچیدہ مسائل جیسے بے روزگاری، غربت، سرکاری قرضے، خراب سماجی خدمات، انتہائی کرپشن، خراب حکمرانی، بچتوں اور سرمایہ کاروں کی کم ترین شرح اور پانی اور توانائی کے بحران کے پس منظر میں دیکھنا ہو گا۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مسائل طویل مدتی اور مستقل کوششوں کا تقاضہ کرتے ہیں آنے والے بجٹ میں اس سمت کے تعین میں اہم ترین قدم کے طور پر لیا جا سکتا ہے۔

بین الاقوامی ادارے جیسے آئی ایم ایف، ورلڈ بنک، ایشیائی ترقیاتی بنک اور قومی مالیاتی ادارے جیسے اسٹیٹ بنک آف پاکستان اور قومی شماریاتی بیورو موجودہ مالی سال کے دوران پاکستان کی معاشی صورت حال کا جائزہ لے چکے ہیں۔ پاکستان کا اقتصادی جائزہ، سالانہ منصوبہ اور دیگر معاشی دستاویزات اگلے چند ہفتوں میں بجٹ کے ساتھ عام کر دیئے جائیں گے۔ جن سے پاکستانی معیشت کی تازہ ترین صورتحال معلوم ہو گی۔ اشاروں سے پتہ چلتا ہے کہ عمومی طور پر حکومتی کارکردگی منصوبے کے مقررہ ہدف سے کم رہی ہے، مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 7 فیصد تک جانے کا اندازہ ہے جس کی بنیادی وجہ ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی میں کمی، قرضوں کی ادائیگی کے اخراجات میں اضافہ اور دفاع و سلامتی سے متعلق اخراجات ہیں۔ جی ڈی پی میں اضافہ کی شرح پچھلے سال 5.2 فیصد اضافے کے مقابلے میں کم رہنے کی توقع ہے اور 19-2018 میں یہ شرح 3 فیصد تک رہنے کا اندیشہ ہے۔ اہم اور انتہائی توجہ طلب امور میں مہنگائی میں اضافہ اور بین الاقوامی تجارت کی زبوں حالی ہے۔ 2018 میں افراط زر کی شرح 3.9 فیصد تھی اور 2019

میں یہ عدد بڑھ کر 9.4 فیصد (مارچ 2019) کے مطابق ہو چکی ہے اور اندیشہ ہے کہ 2019-20 میں بھی افراط زر کی شرح اونچی رہے گی۔ زر مبادلہ خطرناک حد تک کم ہو گیا ہے اور بیرونی قرضے کی ادائیگی نے دوست ممالک اور بین الاقوامی اداروں سے فنڈنگ حاصل کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ حالانکہ سعودی عرب، امارات اور چین سے فنڈز حاصل کیے جا چکے ہیں۔ حکومت آئی ایم ایف کے ساتھ درمیانی مدت کے قرضوں کیلئے بات چیت پر مجبور ہو گئی ہے۔ پاکستانی کرنسی کی قدر میں بے تحاشہ کمی کی گئی ہے علاوہ ازیں بین الاقوامی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اضافے کا بھی دباؤ ہے ان وجوہات نے پاکستانی معیشت پر برے اثرات چھوڑے ہیں، پٹرول کی قیمتوں میں بار بار اضافے کی صورت میں توانائی، ٹرانسپورٹ کی لاگت میں اضافہ کیا گیا ہے۔ روپے کی قدر میں کمی کے نتیجے میں پاکستانی روپے کی صورت میں بیرونی قرضوں کی لاگت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ عوام قیمتوں میں اضافے افراط زر کے 9 فیصد بڑھ جانے سے شدید متاثر ہوئے ہیں اس پر مزید یہ کہ بے روزگاری، غربت، معاشرے میں آمدنی اور دولت میں تفاوت اور خراب سماجی و ماحولیاتی حالات نے عام آدمی کی زندگی کو مشکل بنا دیا ہے۔ موجودہ حکومت نے صحت، تعلیم اور ہاؤسنگ کے شعبوں میں کچھ خوش آئند اقدامات کئے ہیں اور توقع ہے کہ آئندہ سال چند اور شعبوں میں ایسے ہی اقدامات ہوں۔ ان پروگراموں کیلئے مالیات کی فراہمی کیلئے وسائل مہیا کرنا اور ان کو مؤثر انداز میں استعمال کرنا ایک حقیقی چیلنج ہو گا۔

اس حکومت کے پاس اگلے سال کے لئے ایک بھاری ایجنڈا ہے جس کا بوجھ بجٹ پر پڑنا ہے، بہت سارے اہداف کو حاصل کرنا ہے، اقتصادی محاذ پر حکومت کو مالیاتی خسارے، سرکاری قرضوں، مالیاتی استحکام، زر مبادلہ کے ذخائر، شرح تبادلہ اور افراط زر وغیرہ میں استحکام اور تسلسل میں توازن حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہو گی۔ حکومت کی توجہ کے دیگر شعبہ جات میں انسانی ترقی اور فلاح، ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی، قومی سلامتی، حکمرانی اور صاف ستھرے معاشرے کا قیام ہے۔ ضرورت ہے کہ بار بار دہرائے جانے والے شعبہ جات جیسے عوامی فلاح، انصاف و مساوات اور ہر ایک کیلئے مساوی مواقع پر توجہ مرکوز کی جائے۔

قومی سطح پر معاشی استحکام اور تیز تر معاشی ترقی کے حصول کے حوالے سے ماہرانہ رائے یہ ہے کہ جی ڈی پی میں اضافے کی شرح بغیر کسی مداخلت کے آئندہ دس سال تک 7 سے 8 فیصد رکھنا ضروری ہے، اتنی اونچی شرح پیداوار کے حصول کیلئے سرمایہ کاری میں کل جی ڈی پی کا 20 فیصد سے زیادہ اضافہ یقینی بنانا ضروری ہے اس کے ساتھ ساتھ صنعتی پیداوار میں اضافہ اور وسائل کا مؤثر استعمال لازمی ہے۔ سرمایہ کے فروغ کیلئے واضح پالیسی کا اعلان اور اعتماد قائم کرنے والے اقدامات بنیادی ضرورت کے حامل ہیں۔

آئندہ سال کا بجٹ بعض مجبوریوں اور دباؤ کے ماحول میں تیار کیا جا رہا ہے۔ اول۔ پاکستان تحریک انصاف کے منشور میں کئے گئے وعدے اور اس کے نتیجہ میں عوام میں پیدا ہونے والی امیدیں۔ دوئم۔ قومی سلامتی کی مجبوریاں اور ماضی کے اقدامات کے سبب پیدا ہونے والے واجبات جیسے قرضوں کے اخراجات اور سی پیک کے معاہدے شامل ہیں۔ سوئم۔ بڑے پروجیکٹس جن کے منصوبے زیرِ تکمیل ہیں جیسے کہ ڈیم اور بندرگاہیں۔ چوتھا۔ قومی مالیاتی ایوارڈ اور اٹھارویں دستوری ترمیم اور سب سے آخری اور اہم آئی ایم ایف کے ساتھ درمیانی مدت کا جو پروگرام کا معاہدہ کیا گیا ہے۔ انہی موضوعات کو ذیل میں اختصار کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔

- آئی ایم ایف کے خلاف عمومی طور پر ہونے والی تنقید سے ہٹ کر آئندہ بجٹ میں اہم ترین عنصر پاکستان آئی ایم ایف بیل آؤٹ پروگرام ہو گا۔ حقیقت میں اس درمیانی مدت کے معاہدے یعنی تین سے چار سال کے عرصے کے لئے مالیاتی شرح تبادلہ اور ادائیگیوں کے توازن کی پالیسی کا ایک ڈھانچہ تشکیل دیا جائے گا۔ اس پروگرام کی بہت ہی باریک بینی سے نگرانی کی جائے گی۔ قسطوں میں فنڈز کی فراہمی ہو گی اور وہ بھی اس صورت میں کہ مقروض مقررہ شرائط کو پورا کرے۔ آئی ایم ایف کے اس

معاہدے کا مرکزی نقطہ بڑھتی ہوئی ترقی کے بجائے استحکام ہے۔ اس بات کا خدشہ ہے کہ اس پالیسی کے نتائج عام آدمی کو بھگتنے ہوں گے، حکومت کو مناسب اقدامات کے ذریعے اس احساس کو دور کرنا ہوگا، افراط زر پر قابو پانے کیلئے سادگی کی مہم چلانے، مقامی و قومی مصنوعات پر قناعت اور درآمدات کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔ مقامی مصنوعات پر ٹیکسوں کو جائز حدود میں لانا بھی ایک اچھا اقدام ہو سکتا ہے۔

- اٹھارویں دستوری ترمیم اور ساتویں قومی مالیاتی ایوارڈ نے مالیاتی ڈھانچے کو تبدیل کر دیا ہے، زیادہ تر ٹیکس وفاق جمع کرتا ہے جس میں اس کا حصہ نصف سے کم ہے، بہت سے شعبہ جات جیسے صحت، تعلیم اور ہاؤسنگ جس کے حوالے سے موجودہ وفاقی حکومت کے پاس بلند توقعات سے بھرپور منصوبے ہیں لیکن یہ شعبہ جات اب صوبوں کے پاس ہیں۔اس لیے وفاقی بجٹ کو صوبائی بجٹوں کے ساتھ دیکھا جانا چاہیئے۔

آٹھواں قومی مالیاتی ایوارڈ کئی سالوں سے تاخیر کا شکار ہے جب کہ آئندہ بجٹ ساتویں قومی مالیاتی ایوارڈ 2010 کی بنیاد پر تیار کیا جائے گا۔ یہ درست وقت ہے کہ ایک نیا کمیشن قائم کیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ 2020-21 کا بجٹ نئے ایوارڈ کی روشنی میں تیار ہو۔

- یہ کہا جاتا ہے کہ ٹیکس کے نظام کی اصلاح کی گئی ہے لیکن ٹیکس کی وصولی میں بہتری نہیں آئی، پاکستان میں ٹیکس آمدنی کا تناسب جی ڈی پی کے حوالے سے 10 فیصد سے کم ہے جو پوری دنیا کے اعتبار سے کم ترین ہیں۔ یہ رائے یقینی طور پر درست ہے کہ ہمارے ملک میں ٹیکسوں کی شرح میں اضافے کے بغیر ٹیکس آمدنی میں اضافے کا بہت بڑا امکان موجود ہے اور ایسا سنجیدہ ٹیکس اصلاحات اور پروگریسو ٹیکسوں کو بڑھانے سے کیا جا سکتا ہے جبکہ ٹیکسوں میں چھوٹ کو کم سے کم کر کے چند شعبوں تک محدود کر دینا چاہیے۔ آمدنی کے اس امکان کو حاصل کرنے کیلئے تنوع سے بھرپور اور بڑے پیمانے پر کوششوں کی ضرورت ہے کرپشن کا خاتمہ، ٹیکس چوری کا خاتمہ اور ٹیکس بنیاد کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔اس پس منظر میں ویلیو ایڈڈ ٹیکس (VAT) ایک ایسا شعبہ ہے جہاں امید کی جا سکتی ہے جبکہ اس کو مفاد پرستوں کے دباؤ کے سبب ابھی تک لاگو نہیں کیا جا سکا ضرورت ہے کہ اس تجویز کو زندہ کیا جائے۔ پاکستان فیڈریشن آف چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے ٹیکس بنیادوں کے پھیلاؤ کیلئے ایک تجویز دی تھی جس میں ٹیکس کی ادائیگی پر عوامی اعتماد میں اضافے پر زور دیا گیا تھا۔ ٹیکس اصلاحات کے عمل میں صنعت کاروں اور تاجروں کے رد عمل اور تجاویز کو شامل کیا جانا چاہیئے۔

- ہمیں ٹیکس کی شرح کم کرنے اور ٹیکس کو ریج بڑھانے کی ضرورت ہے بالواسطہ ٹیکسوں پر کم سے کم انحصار کرنے اور پروگریسو ٹیکس اپنانے کی ضرورت ہے۔ایف بی آر کو ٹیکس وصولی کے میدان میں شکاری کے روپ سے باہر نکلنا ہوگا عوامی اعتماد کو بحال کرنے کیلئے سنجیدہ اقدامات کی ضرورت ہے۔ جو لوگ ٹیکس نہیں دیتے ان سے ٹیکس جمع کرنے چاہیئے اور موجودہ ٹیکس دہندگان پر مزید بوجھ ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ ٹیکس کے سلسلہ میں فارم، کوائف اور طریقہ کار کو بالخصوص آسان بنانے اور افراد رضاکارانہ طور پر ٹیکس ادائیگی کے لئے ترغیبات دینے کی ضرورت ہے۔ زکوۃ و عشر کے نظام کو بحال کرنے کیلئے ایک مستحکم اداراتی ڈھانچہ کی ضرورت ہے۔
- مالیاتی ڈسپلن ایک ایسا شعبہ ہے جسے نظر انداز کیا گیا ہے پچھلی حکومتوں نے مالیاتی ذمہ داری اور قرضوں کی حدود کے قانون (Fiscal Responsibility & Debt 2005 Limitation Act 2005) کو نظر انداز کر کے سرکاری قرضوں کو بڑھایا۔

- ملکی معیشت کو ترقی دینے کیلئے زرعی شعبے کی بحالی ناگزیر ہے اس سلسلے میں حکومت کو زرعی شعبے کیلئے کلی طور پر آسان قرضوں کی سہولت کو یقینی بنانا چاہیئے بالخصوص چھوٹے کاشتکاروں کیلئے۔ زرعی شعبے کی ترقی کیلئے زرعی مصنوعات کی سٹوریج کی سہولت اور مارکیٹنگ کو بہتر بنانے کی سفارش کی جاتی ہے۔
- پاکستان کے بجٹ اور بنکنگ سسٹم پر سرکاری شعبہ کے بڑے بڑے صنعتی یونٹس جو نقصان میں جا رہے ہیں بالخصوص پاکستان سٹیل مل، پی آئی اے وغیرہ ایک مستقل بوجھ ہیں اس سلسلے میں کسی قسم کے فیصلے نہ کرنا اور صورتحال کو جوں کا توں رکھنے سے نقصان ہو رہا ہے اور بے یقینی بڑھ رہی ہے ان صنعتی اداروں کو یا تو نجی شعبوں کو دے دیا جائے یا ان کے ڈھانچوں میں تبدیلی کر کے اور بحالیاتی عمل مکمل کر کے منافع بخش بنایا جائے۔
- پاکستان کی قومی بچتیں بہت کم ہیں تقریباً جی ڈی پی کا 14 سے 15 فیصد جس کے سبب معاشی ترقی میں کمی واقع ہو رہی ہے اور بیرونی قرضوں پر انحصار بڑھ رہا ہے ایسے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے کہ اصراف میں کمی اور بچتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- ملک میں پیداوار کے عوامل یعنی لیبر، سرمایہ، توانائی اور پیداواری اشیاء کم ہیں اور میٹریل، افرادی قوت کا ضیاع زیادہ ہے اس نظر انداز کیے گئے شعبہ پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ فنی تعلیم و تربیت بڑھانے کی ضرورت ہے جہاں بین الاقوامی معیار اور طریقوں کے مطابق تعلیم و تربیت دی جائے۔ پی ایس ڈی پی کے بڑے منصوبوں کے انتخاب میں سیاسی مجبوریوں کے بجائے لاگت اور منافع کا تجزیہ کے معیار کو اپنانے کی ضرورت ہے۔
- حکومت بڑے ڈھانچے پر مبنی پروجیکٹس پر منصوبہ بندی کر رہی ہے جیسے کہ ڈیمز، بندرگاہیں، شاہرائیں، ریلوے لائن اور سیاحت ان منصوبوں کے لئے اندرونی و بیرونی وسائل کو تحریک دینے کیلئے مربوط اور مسلسل سنجیدہ کوششوں کی ضرورت ہے۔
- قومی اقتصادیات کی پالیسیوں میں تسلسل اور ثابت قدمی کے نہ ہونے کے سبب قومی معیشت کو انتہائی تشویش لاحق ہو گئی ہے۔
- طرزِ حکمرانی اور کرپشن کے مسائل تشویش کا باعث ہیں اور موجودہ حکومت کا بڑے کرپشن سکینڈل پر خصوصی توجہ مرکوز کرنا ایک اچھا اقدام ہے لیکن صحت، تعلیم اور ہاؤسنگ جیسے چھوٹے شعبہ جات پر بھی مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اہم اور مرکزی سطح کے مناسب پر قابلیت، صلاحیت اور معیار کو پورا کئے بغیر افراد کا تقرر اور اس میں حکام کا ملوث ہونا اچھے طرزِ حکمرانی کی نشانی نہیں ہے۔ یہ تمام ایسے معاملات ہیں جو پی ٹی آئی کے 2018 کے الیکشن میں پیش کئے گئے منشور کے خلاف ہیں۔ پی ٹی آئی اس وقت مرکز اور دو صوبوں میں حکمراں جماعت ہے۔

اس اختصاریہ کے اختتام پر یہ کہنا مناسب ہو گا کہ جو ہدف مطلوب ہے وہ مشکل اور چیلنجنگ ہے اور سخت فیصلے چاہتا ہے، موجودہ خرابی کا ایک بنیادی سبب یہ بھی ہے کہ سابقہ حکومتوں نے سخت معاشی اقدامات کے مقابلے میں نرم رویوں کو ترجیح دی، مثال کے طور پر انہوں نے ٹیکس آمدنی کو بڑھانے کے بجائے سرکاری قرضوں کے حصول کو اپنا لیا ہے وقت کی ضرورت یہ ہے کہ سادگی کی ایک جامع مہم اور خود انحصاری کی تحریک شروع کی جائے جس کا مقصد عوام کی فلاح اور ترقی ہو۔ ٹیکس جمع کرنے والے عملے کی خامیوں سے بھری ہوئی حکمتِ عملی اور طریقوں نے موجودہ ٹیکس دہندہ گان پر دباؤ مزید بڑھا دیا ہے جبکہ نئے ٹیکس دہندہ گان کو ٹیکس سرکل میں لانے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں متنوع حکمتِ عملی کے ساتھ ٹیکس کی بنیاد کو پھیلانے، معیشت کو تحریک دینے اور عوام کو ٹیکس کی ادائیگی کیلئے حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک بجٹ کے ذریعے تمام مسائل کو حل نہیں کیا جا سکتا لیکن کم از کم اس سے ایک مؤثر بنیاد ڈالی جا سکتی ہے تاکہ ہم طویل مدتی اور درمیانی مدتی ڈھانچے میں قومی مقاصد حاصل کر سکیں۔ پانچ سالہ منصوبے تیار کرنے کی پریکٹس اور متوقع منصوبے بنانے کی روایت کو جاری رہنا چاہیئے تاکہ ایک طویل مدتی ویژن کی روشنی میں مربوط ڈھانچے کے اندر ترقیاتی کوششیں کی جائیں۔

مزید معلومات کے لیے:

سید ندیم فرحت

سینئر ریسرچ آفیسر

nadeem@ips.net.pk | www.ips.org.pk